مدینۃ المسیح

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب مسلم لیگ کے جلسہ منعقدہ دہلی میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ٭

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ٹیوریل فورس انبالہ سے واپس آتے ہوئے مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔ دو تین روز تک انشاء اللہ دارالامان تشریف لے آئیں گے ٭

جناب ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل ڈاک خانہ قادیان کی شکایات کی وجہ سے ۲ مارچ تشریف لائے۔ اور بیانات سننے کے بعد اسی دن واپس چلے گئے ٭

۲ مارچ سے مساجد میں کئی ایک اصحاب اعتکاف بیٹھے ہیں ٭

خوشی کی بات ہے۔ کہ جناب حافظ روشن علی صاحب نے اٹھ کر کھڑے ہونا اور کسی قدر چلنا شروع کر دیا ہے دعا ہے خدا تعالیٰ آپ کو صحت کلی بخشے۔

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ۲ جون کے جلسوں کے متعلق جدوجہد

اگرچہ ۲ جون کے جلسوں کے متعلق اس وقت تک اکثر صوبہ جات اور اضلاع کی مرکزی انجمنیں بالکل خاموش ہیں۔ اور باوجود یاد دہانیوں کے تا حال ان کی طرف سے دفتر ترقی اسلام میں کوئی اطلاع نہیں آئی۔ کہ وہ اس بارہ میں کیا عملی کام کر رہے ہیں۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض مرکزی انجمنوں کی طرف سے حوصلہ افزا اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ صوبہ بہار کی مرکزی انجمن احمدیہ (مونگھیر) اپنے علاقہ میں ۵۰ جلسے کرانے کا وعدہ کرتی ہے۔ علاقہ سرحد کی مرکزی انجمن احمدیہ (پشاور) نے گو ابھی تک کسی معین تعداد سے اطلاع نہیں دی لیکن اس نے اپنی ماتحت انجمنوں کو ایک مطبوعہ سرکلر کے ذریعہ جلسوں کے انتظام کے لئے ہدایات دے دی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ یہ انجمن علاقہ سرحد میں جلسوں کی مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے میں انشاء اللہ العزیز کامیاب ہو جائے گی۔ اضلاع گوجرانوالہ و امرتسر کی مرکزی انجمنوں پر ۳۰-۳۰ جلسوں کی ذمہ واری ڈالی گئی تھی۔ اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ اول الذکر ضلع کی مرکزی انجمن احمدیہ (گوجرانوالہ) نے مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کا وعدہ کر دیا ہے۔ اور انتظام میں مصروف ہو گئی ہے اور ثانی الذکر ضلع کی مرکزی انجمن (امرتسر) نے بجائے ۳۰ کے ۳۴ جلسے تمام ضلع کے متفرق مقامات پر کرانے کا فیصلہ کر کے مجھے اطلاع دی ہے۔ جزاہم اللہ

جلسے کہاں کہاں ہونگے۔ اور لیکچرار اور منتظم کون ہونگے۔ یہ تفصیل دینا ابھی ان کے ذمہ باقی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد ان تفصیلات سے دفتر کو اطلاع دے کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش کریں گی۔ مکمل تفصیلات کے ساتھ اس وقت تک صرف ۶۳ جلسوں کے انعقاد کی مختلف علاقوں سے اطلاع آئی ہے جو احباب مرکزی انجمنوں کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہے (-) اس نشان سے اوپر کے اعداد ظاہر کریں گے۔ کہ اتنے مقامات پر جلسوں کی اطلاعات آچکی ہے۔ اور نیچے کے اعداد سے مطلب یہ ہے کہ اتنے جلسوں کا اس علاقہ سے مطالبہ ہے۔

سرحد (۲/۳) یو پی (۳/۵) بہار (۲/۵) دہلی (۱/۲) جالندھر (۱۹/۵) ڈیرہ غازی خان (۱/۲) راولپنڈی (۱/۲) سرگودہ (۳/۵) سیالکوٹ (۶/۳) شیخوپورہ (۲/۳) شملہ (۱/۵) گوجرانوالہ (۲/۳) گجرات (۲/۵) گورداسپور (۳/۳) لاہور (۱/۲) لائل پور (۵/۵) لدھیانہ (۲/۲) منٹگمری (۶/۵) کل تعداد ۷۳۔

صوبہ جات و اضلاع کی جن مرکزی انجمنوں کی طرف سے تاحال کوئی اطلاع نہیں آئی۔ وہ فوراً اس طرف توجہ کریں۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اور کام بہت بڑا اور عظیم الشان ہے۔ اگر ہمارے احباب ہمت کر کے ہندوستان و پنجاب کے اندر اس سال جلسوں کی مطلوبہ تعداد (۳۹۰۰) کو پورا کر دیں۔ تو انشاء اللہ ہم امید رکھتے ہیں گے۔ کہ آئندہ سال ہم اس سے بھی بہت زیادہ تعداد میں جلسوں کا انتظام کر کے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن کو بیان کر کے منکرین قوموں تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نور کو پہنچا سکیں گے۔ بلکہ خود بھی بے نظیر کامیابیوں کے دن دیکھیں گے۔ خدا کرے۔ کہ ایسا ہی ہو۔

خاکسار فتح محمد سیال۔ سکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان ۲۷/۲/۲۹

اخبار احمدیہ

صدقۃ الفطر

حدیث شریف میں آیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مرد مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو۔ یا غلام۔ عورت ہو۔ یا مرد۔ بڑا ہو۔ یا چھوٹا صدقۃ الفطر فرض کیا ہے جو کھجور۔ نمک۔ پنیر اور غلہ سے ایک صاع یعنی تین ثار اور گندم سے نصف صاع یعنی ۱½ ثار دیا جاتا ہے۔

(الفضل) آجکل کے نرخ کے لحاظ سے نصف صاع گندم کی قیمت چار آنے بنتی ہے۔

مبلغ افریقہ کی روانگی

بمبئی سے ۲۷۔ فروری کو بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ بخیر و عافیت جہاز پر سوار ہو گئے۔

رہائی

ہمیں یہ معلوم ہونے پر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حافظ شفیع احمد صاحب ایڈیٹر زلزلہ دہلی جو ایک مضمون کی اشاعت کی وجہ سے قید ہو گئے تھے۔ رہا ہو گئے ہیں۔ رہائی کے دن سات آٹھ سو کے قریب مسلمانان دہلی ان کے استقبال کے لئے جیل کے دروازہ پر جمع ہو گئے۔ انہیں ہار پہنائے۔ اور ان کے مکان تک جلوس بنا کر لائے۔

قابل توجہ احمدی مبلغین بیرونی ممالک

احباب کرام السلام علیکم

بے شک آپ کا وقت نہایت قیمتی ہے۔ اور آپ کے کندھوں پر اپنے فرائض کا ایک انبار ہے۔ تاہم میں امید رکھتا ہوں۔ کہ چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ملکوں میں جانے اور وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ اس لئے آپ مندرجہ ذیل امور اپنے ممالک کے متعلق اخباروں میں شائع کرا کر احمدی قوم کو خصوصاً اور باقی لوگوں کو عموماً فائدہ پہونچائیں گے۔ اس سے ہمیں مختلف دنیوی ترقی کے میدانوں کا علم ہوتا رہیگا جس سے سلسلہ کو بہت فائدہ ہوگا۔

۱۔ شرائط پاسپورٹ ہند و غیر ممالک

۲۔ شرائط داخلہ در ممالک غیر

۳۔ کرایہ جہاز و دیگر اخراجات و ضروریات سفر و رعایات متعلقہ

۴۔ طرز معاشرت ملک غیر

۵۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی۔ اور وسائل آمدنی۔ وسعت میدان ترقی۔

۶۔ ہندوستانی وہاں کس حد تک اور کس ذریعہ سے کامیاب ہو سکتا ہے۔

۷۔ کیا آپ کی وساطت سے کسی احمدی کو وہاں کوئی روزگار ملنے کی توقع ہو سکتی ہے۔

جملہ احمدی صاحبان ممالک غیر بھی اس چٹھی کے مخاطب ہیں۔

ایس۔ ایم سعید احمدی بمعرفت مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ چھاؤنی

مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء کے نمائندوں کیلئے اعلان

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے ہر ایک جماعت کے نمائندے لازمی طور پر بھیجے جانے چاہئیں۔ نمائندگان کا انتخاب ان اصول اور طریقوں پر کیا جائے۔ جو قبل ازیں زیر عنوان "حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات" الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔

نمائندگان کے نہ آنے سے مشوروں کو نقصان پہونچتا ہے۔ اور مجلس مشاورت کی غرض فوت ہو جاتی ہے جو پنجاب کے باہر کی جماعتیں یعنی جماعت ہائے بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ آسام۔ یو پی۔ ممالک متوسط۔ اضلاع متھرا۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن۔ میسور۔ مدراس۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد خاص طور پر اس پر توجہ کریں۔ والسلام

یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان

ضلع شاہ پور کی جماعتوں کیلئے

ضلع شاہ پور کی تمام احمدیہ انجمنوں کو فارم مطبوعہ نمبر ۱ و ۲۔ متعلقہ جلسہ ۲۔ جون ۱۹۲۹ء ۱۳۔ فروری کو بھیجے گئے تھے۔ اس وقت تک سوائے دو جماعتوں کے کسی نے ان فارموں کی خانہ پری کر کے واپس نہیں کئے۔ اگر جماعتوں نے اسی رفتار سے کام کیا۔ تو جلسوں کی تعداد پوری کرنی مشکل ہو جائے گی۔ وقت گذرتا جاتا ہے۔ اور کام ابھی بہت باقی ہے۔ اس لئے ہر ایک جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فارم بعد تکمیل ۱۰۔ مارچ تک بھیج دے۔ خادم محمد سعید سکرٹری تبلیغ مرکزی انجمن احمدیہ سرگودھا۔

اعلان

مجلس مشاورت کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ جن جماعتوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹیں ابھی تک نہیں بھیجیں [illegible] یعنی ۲۴ فروری تک [illegible] بھیجی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان بہت جلد توجہ فرما کر رپورٹیں [illegible] صاحبان و امراء صاحبان [illegible] اور دفتر کو معلوم ہو [illegible] کام کرتی رہی ہیں۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا زاد بھائی محمد خلیل صاحب جو نیک اور مخلص احمدی تھے فوت ہو گئے ہیں احباب ان کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ عبداللہ [illegible]

اعلان نکاح

خورشید اختر دختر شیخ علی گوہر کا نکاح شیخ سبحان علی سکنہ چک ۵۱۸ جھنگ برانچ سے بعوض مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے پڑھا۔

عبدالسبحان۔ سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

مولوی نور محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کٹک کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا تولد ہوا ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار محمد عبدالستار ٹرانسلیٹر۔ کٹک

درخواست دعا

میں اپنے محترم و بزرگ سلسلہ عالیہ سے وابستہ بھائیوں اور خواتین محترم جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزی اور الحاح سے گذارش کرتی ہوں۔ کہ عرصہ قریباً ایک سال ہونے کو ہے۔ یہ ناچیز مختلف پریشانیوں اور بیماری جسمانی میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے طاقت صبر و برداشت میں بھی کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ اور بہت سے دینی اور دنیاوی کام کے سرانجام دینے سے بھی قاصر ہوں [illegible] میری نیک اعمال بہنیں اور بزرگوار بھائی رمضان شریف [illegible] خاص اوقات [illegible]

(۲) احباب میری صحت کی درستی کے لئے دعا کریں۔

خاکسار طفیل محمد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

کابل کے خلاف ہندو اخبارات کا خطرناک پراپیگنڈا

کابل کے متعلق ہندوؤں کی ہمدردی کی حقیقت تو مسلمانوں پر خوب اچھی واضح ہو چکی ہے۔ اور وہ سمجھ گئے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی امان اللہ خاں سے ہمدردی اسلام کی دشمنی کی وجہ سے ہے لیکن ضرورت ہے۔ ہندو اخبارات کی ایک اور خطرناک چال سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔

ہندو اخبارات بڑی بڑی جلی اور "سنسنی خیز" سرخیاں قائم کر کے اپنے صفحوں کے صفحے کابل کے متعلق ایسی خبریں درج کر کے سیاہ کر رہے ہیں۔ جن میں ہندوؤں اور سکھوں پر مظالم کا ذکر ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر تو ایسی ہوتی ہیں۔ جو ہندو راویوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ اور جب ان کی تردید ہو جاتی ہے تو پھر ہندو اخبار یا تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ یا سرسری طور پر کسی کونے میں چند سطور شائع کر دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں متعدد بار دیوان نرنجند اس کے قتل کی خبر شائع ہوتی رہی۔ اور پھر تردید ہو جاتی۔ لیکن خبر درج کرتے وقت پورے صفحہ پر یہ سرخی دیجاتی "ظالم بچہ سقہ نے شاہ امان اللہ خان کے وزیر خزانہ دیوان نرنجند اس کو قتل کر دیا"۔ (ملاپ ۲۶۔ جنوری)

لیکن جب تردید کرنی پڑتی۔ تو لکھا جاتا۔ دیوان صاحب کو ابھی قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ دو ہفتہ کی مہلت دے دی گئی ہے۔ مطلب یہ کہ قتل ضرور کر دیا جائے گا۔ حالانکہ وہ ابھی تک زندہ موجود ہیں۔

یہ پراپیگنڈا جس زور شور سے جاری ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے صرف ایک اخبار "ملاپ" کے چند عنوان درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"بچہ سقہ نے ہندوؤں کے مندر اور گوردوارے گرا دئے"۔

"ہندو لوٹ لئے گئے۔ بہت سے شہری بھی قتل کر دئے گئے"۔

"بچہ سقہ نے ہندوؤں کے مندر مسمار کر دئے۔ ظالم سقہ انھیں سخت اذیتیں پہونچا رہا ہے"۔

"ہندوؤں کا مال چھین لیا۔ ہندوؤں کو حکم عدولی پر چاہ سیاہ میں ڈال دیا گیا"۔ (ملاپ ۲۶۔ جنوری)

"پچاس سکھ گولی کا نشانہ۔ ایک سکھ زندہ جلا دیا"۔

"بچہ سقہ کے حکم سے ۵۰ سکھوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ایک سکھ کو زندہ جلا دیا گیا۔ وہ اپنے دھرم کے نشان چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے"۔ "بچہ سقہ نے گرنتھ صاحب کی توہین بھی کی"۔

"کابل میں لالہ گوپالداس صراف پر انتہائی جبر و تشدد اڑھائی من وزنی بیڑیاں پاؤں میں"۔ (ملاپ ۳ فروری)

"بچہ سقہ نے کئی ہندو قتل کرا دئے۔ مندر مسمار اور زر و مال لوٹ لیا گیا"۔

"دیوان نرنجند اس کے ایک رشتہ دار اور لالہ گوپال داس کے قتل کی افواہ"۔

"جو ہندو اپنا روپیہ نہیں دیتا۔ اسے قتل کر دیا جاتا ہے"۔

اس قسم کا پراپیگنڈا یہ سمجھ کر کہ ہندوستان کے مسلمان امیر امان اللہ خاں سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے بخوشی گوارا کر لیں گے شروع کیا گیا جس میں بتدریج مفید مطلب اضافہ ہوتا رہا۔ حتی کہ اب اس کی صورت یہ ہو گئی۔

"ملانوں کے حکم سے ہندو اور سکھ لوٹ لئے گئے۔ گوردوارے مسمار اور مکانات نذر آتش"۔

"ملانوں نے ہندوؤں کے گھر لوٹ لئے۔ مکانات کو آگ لگا دی سکول اور گوردوارے نذر آتش کر دئے"۔

"گورونانک دیو جی کے نام پر جو گوردوارہ تھا۔ وہ بھی مسمار کر دیا گیا"۔

"علاقہ بیش بلاک کے سکھوں کے گھر اور مکانات لوٹ لئے گئے"۔

(ملاپ ۲۲۔ فروری)

اس قسم کی باتوں کی اشاعت سے سابق شاہ کابل امان اللہ خاں کو تو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ البتہ کابل کے لئے یہ ایسا خطرناک مواد جمع کیا جا رہا ہے۔ جو ساری دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً نہ صرف کابل کی وقعت کو خاک میں ملا دینے والا ہے۔ بلکہ اس کے لئے حد درجہ کی نفرت اور حقارت پیدا کرنے والا ہے۔

ہندو اخبارات کا ایک طرف اس بنا پر امان اللہ خاں کی تعریف و توصیف کرنا۔ کہ:۔

"ہندوستان افغانستان میں کسی مذہبی حکومت کا قیام نہیں چاہتا۔ نہ ہی مذہبی راجیہ یا اسلام راجیہ کی اجازت دے سکتا ہے۔ ایک جنونی حکومت کو اپنے پڑوس میں رکھکر وہ اپنے آپ کو خطرہ میں کیوں ڈالے"۔

"جس قسم کا مسلمان وہ (امان اللہ خاں) ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے"۔ (پرتاپ ۵۔ فروری)

اور دوسری طرف یہ دکھانا۔ کہ امان اللہ خاں کے کابل سے نکلتے ہی وہاں ہندوؤں اور سکھوں پر محض ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے انتہا درجہ کا ظلم و ستم شروع ہو گیا۔ بغیر کسی جرم کے وہ قتل کئے جانے لگے۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ ان کی مذہبی عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کابل کے موجودہ حکمران کو آڑ بنا کر اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ اور یہ دکھایا جا رہا ہے۔ کہ جب تک کوئی حکمران اسلام کو عملی طور پر جواب نہ دیدے۔ اسلامی تعلیم کی خلاف ورزی نہ شروع کر دے۔ اس وقت تک وہ غیر مسلموں پر ظلم و ستم کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اور جب تک کابل اسلام سے دست بردار نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کسی غیر مسلم کے لئے اس میں امن نہیں ہے۔

مسلمانان ہند غور کریں۔ اسلام کے خلاف ہندوستان میں اس قسم کا پراپیگنڈا کس قدر نقصان رساں ہو سکتا ہے۔ جہاں آریوں کی مہربانی سے پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں نفرت و حقارت کے کافی جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جہاں ہزاروں مسلمان کہلانیوالوں کو آریہ اسی قسم کی باتوں سے ورغلا کر شدھی کے جال میں پھنسا چکے ہیں۔

بے شک دوران جنگ میں ایسی باتیں ممکنات سے ہوتی ہیں جو عام حالات میں نہیں کی جا سکتیں۔ اس وجہ سے ممکن ہے۔ بعض غیر مسلموں کو بھی کابل میں اسی طرح تکلیف پہونچی ہو۔ جس طرح خود مسلمانوں کو پہونچ رہی ہے۔ لیکن یہ قرین قیاس نہیں۔ کہ ہندو اور سکھوں پر غیر مسلم ہونے کی وجہ سے اس طرح ظلم و ستم کیا جا رہا ہو۔ جس طرح ہندو اخبارات بیان کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ مسلمان کابل کے اندوہناک حالات کی وجہ سے سخت غم و فکر میں ہیں۔ ہندو اخبارات کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ پراپیگنڈا حد درجہ قابل افسوس ہے۔

کانگریس کمیٹی کا ایک نقصان دہ فیصلہ

ان ہنگامہ خیز اور پر شورش ایام میں جبکہ عدم تعاون کی تحریک زوروں پر تھی۔ مفلس اور نادار ہندوستانیوں نے کروڑوں روپیہ کا کپڑا محض اس لئے نذر آتش کر دیا۔ کہ وہ غیر ملکی ساخت کا تھا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد انہوں نے نہایت شوق سے اسی ناپاک کپڑے کو دوبارہ خریدنا شروع کر دیا۔ اس طرح غریب ہندوستان کی بہت سی دولت تو تباہ و برباد ہو گئی۔ لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔

عقلمند انسان کا کام ہے۔ ایک دفعہ جس بات سے نقصان اٹھائے۔ دوبارہ اس کا نام نہ لے۔ لیکن ان کانگریسی لیڈروں کو کیا کہا جائے۔ جنہوں نے دہلی کے ایک آل انڈیا اجلاس میں فیصلہ کیا کہ "لوگوں سے بدیشی کپڑے لئے جائیں۔ اور جہاں جہاں ممکن ہو وہاں بدیشی کپڑے جمع کر کے جلا دئے جائیں"۔ (ملاپ ۲۰۔ فروری)

یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے۔ جب تک لوگوں میں ملکی اشیاء کے استعمال کا شوق اور احساس پیدا نہ کیا جائے۔ جذبات کو مشتعل کر کے بنی بنائی چیزوں کو جلا کر رکھدینا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔

پہلے اپنی ضروریات آپ پیدا کرنا سیکھو۔ پھر غیر ملکی اشیاء خریدنے سے منع کرو۔ تاکہ نہ صرف نقصان مایہ سے بلکہ شماتت ہمسایہ سے بھی محفوظ رہو۔

پنجاب میں شراب نوشی

پنجاب کے محکمہ آبکاری نے جو رپورٹ بابت سال سنہ ۲۸-۱۹۲۷ء شایع کی ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ صرف صوبہ پنجاب میں گذشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ سات ہزار گیلن شراب کی کھپت زیادہ ہوئی ہے عجیب بات ہے۔ یوروپین ممالک جہاں کے لوگ بہت مالدار ہیں۔ وُہ تو اس لعنت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستانی اس میں ترقی کر رہے ہیں۔

امریکہ میں کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو سارے پنجاب کو خرید سکتے ہیں۔ لیکن وہاں شراب نوشی قانوناً جرم قرار دی جا چکی ہے۔ اسی طرح دیگر یوروپین ممالک بھی اسے ترک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلگریڈ کی حکومت نے شراب نوشی کے لئے سزا بڑھا دی ہے اور اس عادت کو سنگین جرائم کی فہرست میں داخل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

لیکن افسوس ہندوستان میں جہاں کی اوسط آمدنی ایک آنہ سے بھی کم ہے۔ اور جہاں کروڑوں ایسے خدا کے بندے ہیں۔ جنھیں دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں آتا۔ ام الخبائث کی عادت ترقی پر ہے۔ پنجاب کی میونسپلٹیز کو چاہئے۔ لوکل آپشن ایکٹ کو اپنے اپنے ہاں نافذ کرکے شراب کے استعمال میں رکاوٹیں پیدا کریں۔

حال میں مدراس گورنمنٹ نے چار لاکھ روپیہ کی رقم شراب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے بجٹ میں منظور کی ہے۔ حکومت پنجاب کو بھی مدراس گورنمنٹ کی تقلید کرنی چاہئے۔

مُسلمان اور اشاعت اسلام

جمعیتہ العلماء ہند کا آرگن معاصر "الجمعیتہ" اپنے ۱۳ - فروری کے پرچہ میں جہاں یہ لکھتا ہے۔ "مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کا کل انحصار دین حق کے اعلاء و استعلاء پر ہے۔ اور اس تحریک کے احیاء سے ملت اسلامیہ کی حیات وابستہ ہے۔" وہاں نہایت صفائی کے ساتھ اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہے۔

"مسلمانوں نے اس مبارک تحریک کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور وہ عملاً اس سے بے تعلق اور علیحدہ ہو چکے ہیں۔"

یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان کے بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے اشاعت اسلام کی تحریک سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ ایسی حالت میں جماعت احمدیہ کا صرف اشاعت اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑا ہونا۔ اور باوجود قلیل التعداد اور غرباء کی جماعت ہونیکے ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام بڑے بڑے مغربی ممالک میں تبلیغی مشن قائم کرنا مسلمانوں کے لئے بہت بڑی خوشی اور مسرت کی بات ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس پاک مقصد میں ہر طرح اس کی تائید اور امداد کرے۔ تاکہ اشاعت اسلام کی تحریک کو تقویت حاصل ہو۔

اشارات

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹ - فروری کے "پیغام صلح" میں ایک مضمون شایع کرایا ہے۔ جسے پیغام نے "میاں صاحب کے خطبہ کا جواب حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے" قرار دیا ہے۔ لیکن چند ادھر اُدھر کی باتیں بنانے کے بعد جو جواب دیا گیا ہے۔ وُہ "حضرت امیر" کے اپنے ہی الفاظ میں یہ ہے:-

"ایک خطبہ میں انہوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے مجھے اس کا جواب بذریعہ اخبار دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ سو اس بارہ میں ابھی میں اسی قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی تحریر اس کے متعلق اس معزز دوست کے سپرد کر رکھی ہے۔"

معلوم نہیں۔ یہ سطور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۸ - جنوری کے اس خطبہ جمعہ کا جواب کیونکر کہلا سکتی ہیں۔ جس میں حضور نے تشریح اور تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ کہ ثالث سے فیصلہ کرانے کا طریق کیا ہوگا۔ اور پھر فیصلہ ہو جانے کے بعد اسے تسلیم کرنا ضروری ہوگا اگر مولوی صاحب کے نزدیک صرف اتنا فرما دینا ہی کافی تھا کہ "میں نے اپنی تحریر اس کے متعلق اس معزز دوست کے سپرد کر رکھی ہے۔" تو پھر انہوں نے ثالثوں کی اس تجویز پر کیوں جرح کی جس پر اب عمل پیرا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اور اگر جرح کرنی ضروری تھی۔ تو اس وقت کیوں نہ کی۔ جب وُہ شایع کی گئی تھی۔

تعجب ہے۔ "حضرت امیر" اس وقت تو خاموش رہے۔ جب ان کے بولنے کا موقع اور ضرورت تھی۔ لیکن اب جبکہ اس کی بجائے ایک دوسری تجویز طے پا چکی۔ اور ان کے معزز دوست نے بتا دیا۔ کہ وُہ آغا محمد صفدر صاحب کا ثالث ہونا منظور کر چکے ہیں۔ پھر گڑے مردے اکھیڑنے کا کونسا موقعہ تھا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ ان کے سامنے جو طریق تحقیقات رکھا گیا۔ اس کے متعلق کچھ فرماتے۔ اور پھر ساتھ ہی ثالث کے فیصلہ کو تسلیم کر لینے پر اسی طرح آمادگی ظاہر کرتے جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے کی۔ تا معلوم ہو سکتا۔ معاہدہ کو توڑنے کے الزام کی تحقیقات کرانے کے لئے وہ تیار ہیں۔ مگر اس بارے میں انہوں نے صرف "اپنی تحریر" "اپنے معزز دوست کے سپرد" کر دینے کا ذکر کافی سمجھا۔ اور یہ بتانے کی بھی تکلیف گوارا نہ کی۔ کہ اس میں ہے کیا۔

خیر یہ بھی کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن حیرت کے قابل وہ الفاظ ہیں جو "حضرت امیر" نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرمائے ہیں۔ کہ

"اس (خطبہ) میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی یہ تجویز بھی کی تھی۔ کہ چار ثالث ہوں۔"

"کبھی یہ تجویز بھی کی تھی" کے الفاظ اپنی طرف سے لکھکر "حضرت امیر" نے یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ گویا اس تجویز پر بہت عرصہ گذر چکا ہے اور بڑی دیر کی بات ہے۔ حالانکہ آج سے صرف پانچ چھ ماہ قبل کی بات ہے۔ اور ایک خطبہ میں ہی پیش کی گئی تھی۔ جو ۱۸ - ستمبر سنہ ۲۸ء کے "الفضل" میں "مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج منظور" کے عنوان سے چھپ چکا ہے۔

اوّل تو جس طرح "حضرت امیر" نے "میاں محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ الفضل ۱۲ - فروری میں چھپا ہے" کے الفاظ لکھنے کے لئے "الفضل" کو مطالعہ کا شرف بخشا۔ اسی طرح ۱۸ - ستمبر سنہ ۲۸ء کے "الفضل" کا مطالعہ فرما سکتے تھے۔ اس سے ان کی شان میں کوئی فرق نہ آ سکتا تھا۔ **دوم**۔ جبکہ انہوں نے خود معاہدہ سنہ ۲۶ء کی خلاف ورزی کے متعلق ثالثوں کے ذریعہ فیصلہ کرانے کا چیلنج دیا تھا۔ تو چاہئے تھا۔ اس چیلنج کی منظوری کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا۔ اس کا بھی بغور مطالعہ فرماتے۔ اور جن ذرائع سے ۱۲ - فروری کا "الفضل" انہوں نے حاصل کیا۔ وہی ۱۸ - ستمبر کے پرچہ کے لئے استعمال کر سکتے تھے۔ **سوم**۔ اگر "حضرت امیر" توجہ نہ فرما سکے تھے۔ تو ان کے "احباب" ہی انہیں آگاہ کر سکتے تھے۔ ان حالات میں خاموش رہنا۔ اور پھر دوسری دفعہ خطبہ ہی کے ذریعہ یاد دہانی کرانے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تک فرمانے پر۔ کہ "میں نے اسی مقام پر چند ہفتے ہوئے ایک خطبہ پڑھا تھا جس میں اس جھگڑے کے متعلق ایک طریق فیصلہ پیش کیا تھا۔ جو ہمارے اور ان احمدیوں کے درمیان ہے جنکا مرکز لاہور ہے۔ مجھے اس کے متعلق ان لوگوں کے فیصلہ کا انتظار ہے۔" کوئی جواب نہ دینا۔ مگر اب اسے "کبھی" کے پردہ میں چھپانے کی کوشش کرنا قابل افسوس بات ہے۔

"حضرت امیر" نے فیصلہ کرانے کے بارے میں کیا رویہ اختیار کیا۔ اسکا پورا پتہ تو اس تحریر سے ہی لگ سکتا ہے جس کا صرف حوالہ دیا گیا ہے تاہم کچھ نہ کچھ ان الفاظ سے بھی ظاہر ہے جن پر مضمون ختم کیا گیا ہے۔ اور جو یہ ہیں:-

"یہ خیال کہ کوئی ثالث دو سال کی ساری تحریروں کو بیٹھکر پڑھے۔ اور پھر وزن کرے۔ کہ مجموعی طور پر کس کے دلآزار کلمات کا وزن زیادہ ہو یا توعیت سخت ہے۔ حل مقصد کی طرف ہمیں نہیں لے جاتا۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ "حضرت امیر" کے نزدیک دنیا کے پردہ پر کوئی ثالث ایسا ہے ہی نہیں۔ جو "دو سال کی ساری تحریروں کو بیٹھکر پڑھے۔ اور پھر وزن کرے" نہ یہ "خیال" "حل مقصد کی طرف" لے جاتا ہے۔ لیکن ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے۔ یہ طریق فیصلہ جناب والا کا اپنا ہی تجویز کردہ ہے۔ اور آپ نے "کوئی ثالث" نہیں بلکہ اکٹھے تین ثالث اس کام کے لئے تجویز فرمائے تھے۔

ہو سکتا ہے۔ "حضرت امیر" کو اپنے الفاظ یاد نہ رہے ہوں۔ لیکن ہمیں خوب یاد ہیں۔ اور انہیں یاد بھی دلانے کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں ملاحظہ فرمائیں :-

"ہمیں یہ چیلنج منظور ہے۔ معاہدہ کے بعد کی دونوں فریق کی تحریروں کو لے لیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ سے باہر کوئی تین مسلمان منصف بتراضی فریقین مقرر کر لئے جائیں۔ بیسویں اور دسویں کے فیصلہ کی ضرورت نہیں۔ وہ جس فریق کی طرف سے معاہدہ کے بعد صریح زیادتی کی ابتداء قرار دیں۔ وہ دوسرے فریق سے معافی مانگے۔"

کیا ہم بادب پوچھ سکتے ہیں۔ جب "حضرت امیر" نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اس وقت دونوں فریق کی تحریروں کو لے کر تین ثالثوں سے فیصلہ کرانے کا خیال ان کے نزدیک "حل مقصد" کی طرف لے جانے والا تھا یا نہیں۔ اگر تھا۔ تو اب ایک ثالث کے متعلق جسے وہ بھی منظور کر چکے ہیں۔ کیوں یہ خیال بے کار ہو گیا۔ ہم اس وقت صرف اتنا سا اشارہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ البتہ "حضرت امیر" کی خدمت والا میں یہ عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ ان کے کہنے سے قبل ہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی تحریر ارسال فرما چکے ہیں :-

---

ہندو صاحبان "گوشت خوری" کے خلاف لیکچر دینے۔ مضامین لکھنے۔ اور مباحثات کرنے کے لئے ہر وقت تیار۔ گوشت کھانیوالوں کو بُرے سے بُرے القاب دینے میں از حد بے باک۔ گوشت خوری میں مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کرنے حتیٰ کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں ہمہ تن مصروف۔ لیکن اگر گوشت کا نام "اچار" رکھ لیں۔ تو یہی "دہرماتما" اس کے استعمال کرنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے :-

---

ذبیحہ گائے کے خلاف ہندو اخبارات جس قدر شور و شر برپا کرتے رہتے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ چند ہی دن ہوئے ہم اس قسم کا واویلا سن چکے ہیں۔ لیکن انہی اخبارات میں آج کل ایک ایسا "مزیدار" اشتہار شائع ہو رہا ہے۔ کہ جو بھی اسے پڑھتا ہو گا۔ اس کے منہ میں پانی بھر آتا ہو گا۔ خواہ وہ "اہنسا پرمو دھرما" کا صبح شام "جاپ" ہی کیوں نہ کرتا ہو :-

---

اس اشتہار میں جو اخبار گورو گھنٹال (۲۳ فروری) سے نقل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:- "اچار مچھلی۔ مرغی۔ تیتر۔ مرغابی۔ انڈے۔ بیڑ اور دیگر ہر قسم کے نہایت لذیذ۔ خوش ذائقہ۔ زود ہضم اور جملہ امراض معدہ کو دور کر کے قوت ہاضمہ کو تیز کرتے جوانی کی امنگوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اور مجلسی دسترخوان کی شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔"

کیا ہم بادب پوچھ سکتے ہیں۔ جو لوگ چھوٹے موٹے پرندوں کے گوشت کو "اچار" بنا کر ہڑپ کر جائیں۔ انہیں مسلمانوں کو گوشت خوری سے روکنے کا کوئی حق ہے۔ اگر صرف نام ہی کا جھگڑا ہے۔ تو مسلمان اپنے ہندو بھائیوں کی خاطر دوسرے حلال جانوروں کے گوشت کے ساتھ بھی "اچار" [illegible] کے لئے تیار ہیں :-

مرتدہ کا نکاح فسخ نہیں ہوتا

قانونی لحاظ سے مسلمانان ہند پر یہ ایک بہت بڑی مصیبت مسلط ہے۔ کہ مسلمان شادی شدہ عورت کو اگر کوئی ورغلا کر مرتد کرے۔ تو قانون کے رُو سے اس کا نکاح فسخ قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور اسے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ہندو عورت برضا و رغبت مسلمان ہو۔ تو اسے قطعاً اجازت نہیں دی جاتی۔ کہ غیر مسلم خاوند سے علیحدہ ہو سکے اس طرح نہایت افسوسناک حالات رونما ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس استفتاء کے جواب میں کہ اس ملک میں بعض مسلمان عورتیں تبدیل مذہب کر کے فسخ نکاح کا دعویٰ کر دیتی ہیں۔ از روئے شرع اسلام کیا مرتد شدہ عورتوں کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ نہایت اہم مضمون رقم فرمایا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ایسی عورتوں کو از روئے شریعت اسلام ہرگز ہرگز فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ دین اسلام وہی ہے۔ جو قرآن مجید یا حدیث صحیح میں ہے یا صراحتاً تو ان میں نہ آیا ہو۔ مگر کوئی امر اصولی طور پر ان میں آیا ہو اور اس سے وہ حکم مستنبط ہوتا ہو۔ مگر ایسی عورتوں کے فسخ نکاح کے حق کا ذکر نہ تو صراحتاً قرآن مجید یا کسی صحیح حدیث میں آیا ہے اور نہ ہی اصولی طور پر کوئی ایسا امر ان میں بیان ہوا ہے۔ جس سے یہ مستنبط ہوتا ہو۔ کہ ایسی عورتوں کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہو جاتا ہے بلکہ شریعت اسلام میں بہت سے ایسے اصول مذکور ہیں۔ جن سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسی عورتوں کو فسخ نکاح کا حق ہرگز نہیں۔ مثلاً قرآن مجید کے پارہ دس رکوع ۶ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کفار کے ملک سے ہجرت کر کے تم میں آ گئے ہیں۔ ان کے تم ولی ہو۔ تم ان کے وارث اور وہ تمہارے وارث ہو سکتے ہیں۔ اگر تم میں ایسا رشتہ ہو۔ لیکن جو ایمان تو لے آئے۔ مگر دار حرب سے ہجرت کر کے دارالسلام میں نہیں آ گئے۔ خواہ وہ تمہارے کیسے ہی قریبی رشتہ دار ہوں۔ نہ تم ان کے ولی (وارث) ہو۔ اور نہ وہ تمہارے ولی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے۔ الّا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض فساد کبیرہ۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔ کیونکہ پہلے تو دارالسلام اور دار حرب کی جنگیں محض مذہب کی وجہ سے تھیں۔ لیکن مذکورہ بالا حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں مالی جھگڑے بھی جنگوں کا موجب بن جائیں گے :-

پس اس آیت سے بوضاحت ثابت ہوا۔ کہ جو امر فتنہ اور فساد کا موجب ہو۔ شریعت اسلام کی رو سے اس کا استحقاق اور جواز تو درکنار بلکہ وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ مرتد عورتوں کو فسخ نکاح کا حق ملنا بھی چونکہ فتنہ اور فساد کا موجب ہے۔ اس لئے از روئے قرآن مجید یقیناً یہ ممنوع ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی یہ آیت سب مسلمانوں کو اور خصوصاً علمائے اسلام کو کہتی ہے۔ اگر تم اس حق فسخ کو ممنوع قرار نہیں دو گے اور ممنوع ثابت نہیں کرو گے۔ تو دنیا میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جائیگا۔ لہٰذا اس کو ضرور ہی ممنوع قرار دو۔ اور ممنوع ثابت کرو۔ اسی طرح اور بہت سے اصول ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان مرتدوں کو فسخ نکاح کا حق ہرگز حاصل نہیں۔

جن علماء نے اس کے خلاف کہا ہے۔ انہیں ایک دھوکہ لگا ہے اور وہ یہ کہ ابتداء اسلام میں مدینہ دارالسلام تھا۔ اور کفار کے ساتھ جنگ شروع تھی۔ ان کا ملک دار حرب تھا۔ اس زمانے میں جو مرتد ہوتا وہ دارالسلام میں نہیں رہ سکتا تھا۔ بلکہ فوراً وہ دار حرب میں چلے جانے کی کوشش کرتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ سیاسی رنگ میں دونوں باتیں خطرناک ہیں۔ اگر مرتد ہو کر وہ دارالسلام میں رہے۔ تو کفار کا ایک مخبر اور معاون ایام جنگ میں ہمارے کیمپ میں رہتا ہے۔ جو سخت مضر ہے۔ مخفی باتیں اور کمزوریوں کو کفار پر ظاہر کرنے کا اندیشہ ہے۔ ایسے وقتوں میں بادشاہ اسلام کو سیاسی قتل کی اجازت بلکہ ضروری حکم ہے۔ مثلاً جو دارالسلام کی مخبری کفار کے آگے کرتا ہو۔ بادشاہ کو حکم ہے۔ کہ اس مخبر کو قتل کر دے کیونکہ مرتد کا دارالسلام میں رہنا بھی سخت مضر ہے۔ اور دار حرب میں چلا جانا بھی بڑے خطرات کا موجب ہے۔ اس وجہ سے ایسے موقعہ اور ایسے وقت کئی مرتد قتل کئے گئے۔ اور جو مسلمان دار حرب میں بستا ہو۔ وہ بالکل دار حرب کے کفار ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ نہ وہ دارالسلام والوں کا وارث نہ دارالسلام میں رہنے والی عورت کا خاوند نہ دار حرب کی مسلمان عورت دارالسلام کے مرد کی بی بی۔ پس وہاں پر جو بھی مرتد ہوتا۔ وہ یا تو سیاسی وجہ سے قتل ہو جاتا۔ اور اگر بچ کر دار حرب میں چلا جاتا تو دارالسلام کے مرد یا عورت کے ساتھ اس کا ورثہ یا نکاح وغیرہ کا کوئی تعلق نہ رہتا :-

اس سے پہلی غلطی تو بعض علماء کو یہ لگی۔ کہ انہوں نے سمجھ لیا مرتد کی سزا قتل ہے۔ حالانکہ یہ ثابت نہیں۔ اور غلط ہے۔ وہاں تو دار حرب کے خطرہ کی وجہ سے سیاسی قتل ہوئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو مجرد ارتداد کی وجہ سے قتل نہ ہوتے۔

دوسری غلطی یہ لگی۔ کہ انھوں نے سمجھ لیا۔ مرتدہ کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے۔ حالانکہ اس کی دو ہی صورتیں تھیں۔ یا قتل ہو جاتی تھی۔ اس صورت میں فسخ نکاح کا کوئی موقعہ ہی نہیں۔ اور یا دار حرب میں بچ کر چلی جاتی اور اس کا دارالسلام والے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رہتا۔ اگر وہ مرتد نہ ہوتی۔ مسلمان ہوتے ہوئے بھی دار حرب میں سکونت رکھتی۔ تو بھی دارالسلام والوں سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوتا۔ علماء نے اس سے یہ

سمجھ لیا۔ کہ یہ فسخ نکاح ارتداد کی وجہ سے تھا۔ حالانکہ قتل کی طرح یہ بھی دارحرب کی وجہ سے تھا ٭

اب ظاہر ہے۔ کہ مرتد ہونے کے بعد جب کوئی دارحرب میں رہے اور اس سے اس کا نکاح فسخ قرار دیا جائے۔ تو اس سے تبدیل مذہب کی کوئی تحریک ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس حالت میں پہلے ہی قتل ہے۔ اس سے بچنا کوئی آسان امر نہیں۔ اس کا خطرہ سخت روک ہے۔ لیکن ہندوستان میں نہ کوئی دارالسلام ہے نہ کوئی دارحرب ہے۔ نہ کوئی قتل کا اندیشہ ہے۔ یہاں فسخ نکاح کا حق دینا گویا مسلمہ عورتوں کو ارتداد کی دعوت دینا ہے۔ جن مولویوں کا یہ فتویٰ ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے دوسرے مذاہب کے منادوں اور مبلغوں کو مسلم عورتوں کے عیسائی یا آریہ وغیرہ بنانے اور اسلام سے مرتد کرنے کے لئے کوئی سعی اور کوشش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ خانہ برانداز نادان دوست مسلمان عورتوں کے مرتد کرنے کے لئے خود کام کر رہے ہیں۔ خدا اور اسلام کو ان نادان مولویوں کے ہاتھ سے بچائے۔ جو اپنی نادانی سے اسے ہدف اعتراضات بھی بناتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی طاقت کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔ پنجم سوال استفتاء میں درج ہے۔ اس کا یہی جواب ہے۔ کہ ایسی مرتد ہونے والی عورتوں کا نکاح پہلے خاوند سے قائم رہتا ہے۔ اور ان کو فسخ نکاح کا حق ہرگز حاصل نہیں ہوتا ٭

سید محمد سرور مفتی سلسلہ احمدیہ قادیان شرفہا اللہ و عظمہا

خلع کا حق

جس طرح مرتدہ کے فسخ نکاح کا جواز مسلمانوں کے لئے نہایت بُرے نتائج پیدا کر رہا ہے اسی طرح عورتوں کو خلع کے حق سے محروم رکھنے کا نتیجہ بھی نہایت خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ کئی عورتیں محض اس لئے مرتد ہوتی ہیں۔ کہ خاوند سے علیحدگی اختیار کر سکیں اگر ان کے لئے ناموافق حالات میں خلع کے ذریعہ علیحدگی کا اختیار ہو تو وہ کبھی مرتد نہ ہوتیں آئے دن اس قسم کے رنجدہ واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ خلع کو موثر بنانے کیلئے قانونی طور پر کوئی انتظام نہیں کراتے حال میں مولوی راشدالخیری صاحب دہلوی نے ایک رنجدہ واقعہ کا ذکر کر کے لکھا ہے۔ کہ ایک بیوہ کے ساتھ جو دہلی کے ایک نہایت معزز مشہور خاندان کی عورت ہے ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے اپنے تمول اور دینداری کا یقین دلاتے ہوئے نکاح کیا۔ لیکن نکاح کے ایک ہی ہفتہ کے بعد عورت کے زیورات جو اس کے پاس پہلے خاوند سے تھے بیچنے شروع کر دیئے۔ اور پھر مکان پر قبضہ کرنے کی کوشش میں لگ گیا۔ پانچ سو روپیہ بطور قرض مکان پر اٹھا لیا۔ اور عورت کو تنگ کرنے لگا۔ اس پر عورت نے اس کے قبضہ سے نکلنے کی کوئی صورت نہ پا کر عیسائی ہو جانے کا ارادہ کر لیا۔ مولوی راشد صاحب کو جب پتہ لگا۔ تو اسے اپنے ہاں لے آئے۔ مگر اس کی مستقل رہائی کی کوئی صورت نہ پا کر حیران ہیں۔ اور مسلمانوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ان کے مذہب مقدس نے ایسی قابل رحم عورت کو پناہ دی ہے یا نہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چیلنج منظور

اخبار "اہلحدیث" ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں مولوی صاحب نے اپنی مخصوص طرز تحریر میں ایک مضمون بعنوان "مرزا اور بہاءاللہ" لکھا ہے جس میں آپ نے حسب عادت یہاں تک لکھ دیا ہے:۔

"قادیانی تحریک دراصل بہائی تحریک سے ماخوذ ہے"

اگرچہ یہ اعتراض کوئی نیا نہیں۔ ہر صداقت کو بدنام کرنے کیلئے مخالف یہی کہا کرتے ہیں۔ دشمنوں نے توحید کے سب سے بڑے علمبردار (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بھی "صابی" قرار دینے سے پرہیز نہ کیا اور حقائق و معارف کے بحر ذخار کو "اساطیر الاولین" کہ کر منہ پھیر لیا۔ مگر چونکہ مولوی صاحب نے اس مضمون میں تعلی آمیز لہجہ میں چیلنج دے رکھا ہے:۔

"ہماری تحقیق یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب پنجابی نبی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ یہ سب بہاءاللہ ایرانی سے اخذ کئے ہیں۔ جس کا ثبوت بھی بارہا ہم دے چکے ہیں (جھوٹ!) اور اگر قادیانی امت اس مضمون پر ہم سے بحث کرنا چاہے۔ تو بتقرر منصف ہم اس خدمت کو بھی تیار ہیں"

اس لئے ہم مولوی صاحب کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ جیسا انہوں نے لکھا ہے۔ "یہ ایک اہم اور اصولی مضمون" ہے۔ اس بحث کو اصولی رنگ میں سرانجام دینے کو مولوی صاحب کا فرض ہے۔ پہلے متعین کریں۔ احمدیت کا کونسا عقیدہ یا عمل (بزعم ان کے) بہائیت سے ماخوذ ہے۔ اور قرآن مجید اور آثار صحیحہ میں اس کا ثبوت نہیں۔ کیا وفات مسیح کا اعتقاد بہائیت سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ وہاں تو آپ کی طرح حیات مسیح کا اعتقاد پایا جاتا ہے۔ یا امکان نبوت کا عقیدہ بہائیت سے اخذ کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ تو آپ کی طرح ہی دور نبوت کو بند قرار دیتے ہیں۔ بہرحال مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے تعیین دعویٰ کریں۔ ہاں اپنے الفاظ "مرزا صاحب پنجابی نبی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ یہ سب بہاءاللہ ایرانی سے اخذ کئے ہیں" پر بھی نظر ثانی کر لیں۔ بحث تحریری و تقریری ہوگی ہمیں یقین ہے۔ کہ مولوی صاحب کی یہ تعلی کسی بہائی کی انگیخت کا نتیجہ ہے۔ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم۔ ورنہ اس باب میں ان کا اپنا سرمایہ معلومات تو وہی ہے۔ جس کی بنا پر انہوں نے لکھا تھا:۔

"ایران میں ایک شخص شیخ بہاءاللہ پیدا ہوئے تھے جن کا دعوےٰ تھا۔ کہ میں نبی ہوں۔ نبی بھی معمولی نہیں بلکہ نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں"

(اہلحدیث ۲۸ مارچ سنہ ۲۲ء)

لیکن جب اس "دعویٰ" کا ثبوت طلب کیا گیا۔ اور ادھر سے اہل بہاء نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ تو یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوئے:۔

"ہم تو یہی سمجھتے تھے۔ کہ کسی انسان کے لئے سب سے بڑا دعوےٰ نبوت اور رسالت ہے۔ اس لئے ہم آج تک کہتے رہے۔ کہ شیخ بہاءاللہ نبوت کے مدعی تھے۔ مگر آج ان کی جماعت کے آرگن کوکب ہند نے ہمارے اس خیال کی بڑی سختی سے تردید کی"

(اہلحدیث ۶ جولائی سنہ ۲۲ء)

اس قدر سطحی معلومات کے باوجود آپ کی متذکرہ صدر ڈینگ یقیناً بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ انہیں یقین رکھنا چاہیئے جس طرح وہ بہاءاللہ کی نبوت کے بارہ میں منہ کی کھا چکے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ ندامت کے ساتھ انہیں اس "تحقیق" کے میدان سے پسپا ہونا پڑے گا۔ مولوی صاحب نے اس مضمون میں بھی "قائم سے مراد ذات بہاءاللہ ہے" لکھ کر اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ کسی بہائی سے دریافت کر لیں قائم سے مراد بہاءاللہ ہوتا ہے یا علی محمد باب۔ اس واقفیت پر اتنی بلند آہنگی؟

مولوی صاحب نے اپنے مضمون میں بحوالہ الفضل ۸ اگست سنہ ۲۸ء سورۃ القیامۃ کے پہلے حصہ کی تفسیر نقل کی ہے۔ جس میں قیامت سے بعثت مسیح موعود علیہ السلام بھی مراد لی گئی ہے۔ آپ اس پر بہت بگڑے ہیں۔ اور کہتے ہیں:۔

"آیت کا مضمون صاف ہے۔ قیامت کا نام ہے اور اسی کا ذکر ہے"

اصل مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ قیامت کبریٰ کا انکار نہیں کیا گیا کیونکہ اسی درس میں یہ شائع ہو چکا ہے:۔

"قرآن کریم کی متعدد واضح آیات سے اور بہت سی احادیث سے نہایت وضاحت کے ساتھ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی تحریروں میں نہایت بسط کے ساتھ یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک قیامت کا دن مقرر ہے"

باقی قیامت سے بعثت مسیح موعود مراد ہونا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ درحقیقت ہر نبی کی بعثت ایک قیامت ہی ہوتی ہے۔ اور ان معنوں میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کہاتین۔ کہ میں قیامت سے بالکل متصل مبعوث ہوا ہوں۔ اور خود اس آیت کے متعلق تفسیر عرائس البیان میں ہے:۔

"ھذا علی الظاھر جواب لمنکر البعث ولا ھل الحقائق ھنالک وصال لا انفصال فیہ الخ" یعنی کہ ان آیات کے باطنی معنی بھی ہیں۔ اور وہ یہ کہ اہل معرفت کو

کہ آیات کے باطنی معنی بھی ہیں۔ اور وہ یہ کہ اہل معرفت کو وہاں پر وُہ وصال حاصل ہوگا۔ کہ اس کے بعد پھر انفصال نہ ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

پھر ان آیات میں جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس سے مراد مسیح موعُود اور مہدی معہُود کی بعثت ہے۔ جیسا کہ دارقطنی صفحہ ۱۸۸ کی حدیث کسوف و خسوف سے ظاہر ہے۔ اور انجیلی بیان بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ جہاں مسیح موعُود کی علامت میں لکھا ہے:۔

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا" (متی ۲۴/۲۹)

پس اس بات کو اتنے بڑے دعوے کی بنیاد بنانا یقیناً ریت پر محل کھڑا کرنا ہے۔

بالآخر ہم پھر لکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں مولوی صاحب کا چیلنج منظور ہے۔ اب مولویصاحب کا اختیار ہے۔ اس پر قائم رہیں۔ یا حسب معمول انحراف اختیار کریں۔

خاکسار۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل۔ قادیان

لا اکالج شام کے پروفیسر قوانین شرعیہ سے گفتگو

امیر جماعت احمدیہ دمشق نے اپنے خط ۱۶۔ نومبر ۱۹۲۸ء میں لکھا۔ میں پروفیسر ڈاکٹر شیخ ابوالیسر عابدین کے پاس گیا۔ اور ناسخ و منسوخ پر بحث کی۔ میں نے کہا۔ قرآن مجید میں کوئی منسوخ آیت نہیں۔ اس نے چند آیات پڑھکر کہا۔ یہ منسوخ ہیں۔ میں نے ان کا جواب دے کر کہا۔ ہمارے مبلغ جلال الدین سے اس مسئلہ پر تحریری مناظرہ کر لیجئے۔ انہوں نے نہایت خوشی سے مناظرہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ آپ جس طریق پر اس بحث میں داخل ہونا مناسب سمجھیں۔ پہلا پرچہ تحریر کر کے روانہ کریں۔ انہوں نے وُہ آیات بھی خط میں لکھیں جنہیں پروفیسر صاحب نے منسوخ قرار دیا تھا۔ میں نے ان آیات کی صحیح تفسیر لکھ کر اور یہ دکھا کر کہ وُہ منسُوخ نہیں۔ شیخ کے نام پہلا پرچہ بھیجا۔ جس میں تمہیدی طور پر دس سوالات مسئلہ ناسخ و منسُوخ کے متعلق کئے۔

میرے اس خط کے جواب میں برادرم منیر افندی الحصنی لکھتے ہیں۔ میں آپ کا پہلا پرچہ لے کر پروفیسر صاحب کے پاس گیا۔ اور تین گھنٹہ تک بحث کی۔ مگر انہوں نے باوجود پہلے تحریری مناظرہ کا وعدہ کرنے کے اب مناظرہ سے صاف انکار کر دیا ہے۔ میں نے ہر چند تحریری مباحثہ پر آمادہ کیا۔ مگر وہ مباحثہ کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

خادم جلال الدین شمس احمدی از حیفا

سکرٹریان امُور عامہ جلد توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت کی سالانہ رپورٹ کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل امُور کی ہیڈنگ وار رپورٹ سکرٹریان امور عامہ کی طرف سے ۱۵ مارچ تک دفتر ہذا میں پہونچ جانا ضروری ہے۔

جن جگہوں پر ابھی تک سکرٹریان امور عامہ مقرر نہ ہوئے ہوں وہاں پریزیڈنٹ و امراء صاحبان کا فرض ہے۔ کہ جو عہدہ دار اس قسم کے کام انجام دیتے ہوں۔ ان سے رپورٹ لے کر جلد بھجوائیں۔ تاکید ہے

امداد مظلومین و مصیبت زدگان۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت جس قدر کام انجام دئے گئے ہوں۔ ان کی تعداد اور مختصر تفصیل مثلاً کسی بے گناہ احمدی پر مقدمہ بنایا گیا ہو۔ اس کی امداد یا کسی بیوہ یا یتامیٰ کی امداد۔ یا کسی مریض احمدی بھائی کی تیمار داری اور علاج معالجہ کا انتظام۔ یا کسی لاوارث احمدی بھائی کی تجہیز و تکفین کا انتظام یا کسی مقروض کے قرضہ کا انتظام وغیرہ وغیرہ

رفع تنازعات و شکایات۔ اس شعبہ کے ماتحت جو کام ہو اس کی تفصیل۔ مثلاً ۱۔ لین دین کے تنازعات کی تعداد اور متدعویہ رقم کی تعداد۔ ۲۔ زمینوں کے تنازعات کی تعداد اور متدعویہ رقبہ کی تعداد۔ ۳۔ باہمی لڑائی جھگڑوں کی تعداد جن میں صلح صفائی کرائی گئی ہو۔ ۴۔ محکمہ قضاء مقامی میں بھیجے ہوئے مقدمات کی تعداد ۵۔ مرکز میں بھیجے ہوئے مقدمات کی تعداد۔ ۶۔ جن تنازعات کے طے کرانے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ ان کی تعداد معہ وجوہات۔

اجرا فیصلہ جات۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت مندرجہ ذیل امُور کے متعلق اطلاع دیں۔

۱۔ کس قدر فیصلوں کا اجرا کیا گیا۔ ان کی تفصیل مثلاً تعداد فیصلہ جات قاضی مقامی۔ تعداد فیصلہ جات امیر مقامی۔ تعداد فیصلہ جات مرکز

۲۔ کس قدر فیصلہ جات کا نفاذ زیر تعمیل ہے۔

بہبودی جماعت احمدیہ کے لئے کوشش۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت جس قدر کام ہوئے ان کی تفصیل۔ مثلاً جماعت یا افراد جماعت پر کوئی زیادتی کی گئی ہو۔ یا حقوق پامال کئے گئے ہوں ان کے لئے جو کوشش کی گئی۔ یا جماعت یا افراد جماعت کی عام بہتری کے متعلق جو کوشش کی گئی ہو۔

انتظام رشتہ و ناطہ۔ کیا آپ نے مقامی جماعت کے رشتہ و ناطوں کے لئے رجسٹر کھولا ہوا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟

اگر کھولا ہوا ہے۔ تو مندرجہ ذیل امور کا جواب تحریر فرمائیں (اگر رجسٹر نہ ہو۔ تو ویسے ہی اس ہیڈنگ کے ماتحت جو کام ہوا ہو۔ تحریر فرمائیں) رجسٹر میں کس قدر رنڈوے۔ کنوارے اور بیوگان اور لڑکیوں کا اندراج ہے۔ ہر ایک کی علیحٰدہ علیحٰدہ تعداد لکھیں۔ سال تمام میں کس قدر رشتوں و ناطوں کے لئے کوشش کی گئی۔ ان میں سے کس قدر طے ہوئے۔ اور کس قدر باقی ہیں۔ جن میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ان کی زیادہ تر کیا وجوہات تھیں۔

انتظام بیکاراں۔ ۱۔ بیکاروں کے لئے کوئی رجسٹر کھولا ہُوا ہے۔ یا نہیں؟۔ اگر نہیں۔ تو کیوں؟۔ ۲۔ سال تمام میں بے کاروں کی ملازمت کے لئے کیا کچھ کوشش کی گئی۔ اور کس قدر بے کاروں کے ملازم کرانے میں کامیابی ہوئی۔ ان کی تفصیل معہ مشاہرہ

۳۔ کس قدر اہل صنعت و حرفت و دیگر مزدور پیشہ بیکاروں کے کاروبار کا انتظام یا سہولتیں بہم پہونچائی گئیں۔

۴۔ ملازم کرانے میں کن کن لوگوں نے کوشش کی۔

۵۔ اب کس قدر بیکار یا بے روزگار آپ کے ہاں ہیں۔ ان کی تعداد معہ نام و عمر۔ تعلیم وغیرہ۔ یا پیشہ وغیرہ تحریر فرمائیں۔

مخالفین سلسلہ کی مخالفتوں کا انسداد۔ کن کن مخالفین نے جماعت یا افراد جماعت کی مخالفت کی۔ اور ان کے اندفاع اور انسداد کے لئے مقامی طور پر کیا کچھ کارروائی کی گئی۔

انتظام جماعت۔ اس ہیڈنگ کے ماتحت جو کچھ کام کیا گیا ہو۔ اس کی تفصیل۔ مثلاً:۔

۱۔ افراد جماعت کے ایسے اعمال کی نگرانی کے سلسلہ میں (جس سے جماعت یا سلسلہ کی بدنامی ہوتی ہو۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہوں) کوشش کی گئی ہو۔ اس کی تفصیل۔

۲۔ تعزیری طور پر بحکم امیر یا مرکز جو کارروائی کی گئی ہو۔

۳۔ ایسا شخص جس کے متعلق کوئی تعزیری کارروائی کی گئی ہو اس کے نتائج۔

۴۔ کن کن افراد کی تربیت کے متعلق محکمہ تعلیم و تربیت کو توجہ دلائی گئی۔ اور وُہ کیا نقائص تھے۔ اور محکمہ تعلیم و تربیت کی عملی کارروائی کے بعد اب ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔

امن عامہ۔ دوران سال میں کس قسم کی تحریکات غیر از جماعت لوگوں کی طرف سے آپ کے ہاں ہوئیں۔ جو احمدی نقطہ نگاہ سے قابل قبول نہ تھیں۔ ان کے خلاف آپ نے کیا کچھ کارروائی کی۔

محمدؐ صادق عفا اللہ عنہ ناظر امور عامہ قادیان

"طبّ جدید"

ڈاکٹر حکیم محمد سعید صاحب احمدی۔ ساکن معرفت گڈون کمپنی۔ کیمسٹ۔ میلاپور مدراس نے ایک کتاب بنام "طب جدید" تصنیف کی ہے۔ جو بہت محنت کے ساتھ موجودہ طبی تحقیقاتوں کا نچوڑ لے کر حکیم صاحب نے طیار کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ طبی حلقہ کے احباب اس کی طرف توجہ فرمائیں۔

محمد صادق۔ ناظر امور عامہ قادیان

چوہے کی بین الاقوامی حیثیت

چوہا نسل انسانی کا کتنا بڑا دشمن ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدود حرم اور بحالت احرام بھی جن پانچ موذی جانوروں کو نام لے کر مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک چوہا بھی ہے۔ چوہے کے مارنے کا حکم کتنی بڑی حکمت پر مبنی ہے اس کا کچھ اندازہ ذیل کے مضمون سے لگ سکتا ہے۔ جو محکمہ اطلاعات پنجاب کی طرف سے ہمارے پاس پہونچا ہے۔ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اس وقت کون جانتا تھا۔ چوہا اتنا نقصان رسان اور نسل انسانی کا اتنا بڑا دشمن ہے۔ اس وقت یہ بھی تحقیقات نہ ہوئی تھی۔ کہ ”گلٹی“ والی طاعون کے جراثیم چوہے کے پسو جسم انسانی میں منتقل کرتے ہیں۔ اب جبکہ یہ ساری باتیں ظاہر ہو چکی۔ اور اپنے اثرات دکھا چکی ہیں۔ ساری دنیا اس کے نقصانات کا اعتراف کر رہی ہے۔ اور نہ صرف اعتراف کر رہی ہے۔ بلکہ اس کی ہلاکت آفرین اور تباہی خیز سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بین الاقوامی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ جس مقدس ہستی کے جسمانیات کے متعلق فرمائے ہوئے کلمات طیبات کو دنیا اپنے لئے اسقدر مفید اور فائدہ بخش سمجھ رہی ہے۔ اور ان کی صداقت اور حکمت کا اعتراف کر رہی ہے۔ روحانیت کے متعلق اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ پیش کیا کاش اس پر بھی غور کرے۔ (ایڈیٹر)

چوہا اپنی قوت کے بل پر ”اول درجہ کی طاقتوں“ میں شمار کئے جانے کا حقدار ہے۔ بلکہ اس کی حیثیت بین الاقوامی طور پر تسلیم بھی کی جا چکی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر انسان اور چوہے میں جنگ نہ ہوتی (اور اسی جنگ نے معاملہ کی اصلیت کو محجوب کر رکھا ہے۔) تو اب سے بہت پہلے جمعیت نوع انسان کو بھی اس کی عظیم قوت کا اعتراف کرنا پڑتا۔ مئی سنہ ۱۹۱۳ء میں رائل انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (شاہی ادارہ صحت عامہ) کی کانگریس نے اپنے اجلاس پیرس میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آئندہ سال یعنی سنہ ۱۹۱۴ء میں چوہوں کے خطرہ کے انسداد کے لئے کوپن ہیگن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اب اس کے دس سال منقضی ہونے کو آئے۔ تو ہمیں ”موش“ کے پر خطر امکانات کا از سر نو احساس ہوا ہے۔

مئی سنہ ۱۹۲۸ء میں چوہوں کے مسئلہ اتلاف کو حل کرنیکی غرض سے پیرس میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۴۶ مختلف ممالک کے ۷۲ مندوبین شریک ہوئے۔

برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے سر جارج بکنین اور وزارت صحت کی جانب سے ڈاکٹر سٹاک نے حق نیابت ادا کیا۔ علاوہ ازیں وزارت زراعت اور صیغہ ماہی گیری نے مسٹر ریڈ کو جو چوہے تلف کرنے میں ماہر خصوصی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنا ڈیلی گیٹ مقرر کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جزائر برطانیہ میں اس اہم مسئلہ کو کسقدر اہمیت دی گئی۔

چوہوں کے مسئلہ کے متعلق بین الاقوامی جمعیت کی مساعی میں ہندوستان کو بھی نہایت سرگرم حصہ لینا پڑیگا۔ کیونکہ اس ملک میں چوہوں کی آبادی دس ارب سے کم نہیں۔ ہندوستان میں گذشتہ ۲۵ سال کے اندر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ نفوس اس ”گلٹی“ والی طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ جس کے جراثیم چوہے کے پسو جسم انسانی میں منتقل کرتے ہیں۔ پھر ہندوستان میں فصول اناج اور اجناس تجارت کو چوہوں کی دستبرد سے جو نقصان ہر سال پہونچتا ہے۔ اس کی مالیت ۱۰ ارب روپیہ سے کہیں زیادہ ہے۔ اور عجب نہیں قطعی امر یہ ہے۔ کہ ہندوستان چوہے کا ابتدائی مسکن ہونیکا دعوےٰ کر سکتا ہے۔

چوہوں کا مسئلہ ہمارے نزدیک دوسرے ملکوں سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

گزشتہ چار سال کے اندر پنجاب ایگری کلچرل کالج لائل پور کے اینٹو مولوجیکل شعبہ نے چوہوں کو تباہ کرنے کی مہم وسیع پیمانہ پر اختیار کر رکھی ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پانچ لاکھ اسی ہزار ایکڑ اراضی میں ایک کروڑ بیس لاکھ چوہے تباہ کئے گئے ہیں۔ اس مہم میں ۶ ہزار روپے سے زیادہ کا زہر برتا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس دوران میں سوئے اتفاق یا ارادہ سے زہر خورانی کی ایک واردات بھی رونما نہیں ہوئی۔ شاید آپ خیال کریں۔ کہ اس مہتم بالشان مہم سے اصلی مسئلہ حل ہو گیا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماری کوششیں بذاتہ خواہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔ لیکن وہ مسئلہ کی اہمیت کے نقطہ خیال سے بالکل حقیر ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے کھیتوں میں چوہوں کی پانچ مختلف اقسام کی آبادی ۴ کروڑ سے زیادہ ہے۔ یہ بہت ہی معمولی تخمینہ ہے۔ جس میں یہ فرض کیا گیا ہے۔ کہ ایک ایکڑ قابل زراعت اور ناقابل زراعت رقبہ میں دس چوہے ہیں۔ اگر کسی کو اس تخمینہ میں ذرا بھر بھی غلو نظر آتا ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ کسی جھاڑی یا کھیت یا باغ میں چوہوں کے سوراخ دیکھے۔ کہ وہ کتنی تعداد میں ہیں۔

چوہیا چھ ماہ کی عمر میں بچے دینے لگ جاتی ہے۔ اور سال ختم ہونے سے پہلے بچوں کی ”دادی“ بن جاتی ہے۔ اور جب اس کی سب سے بڑی ”لڑکی“ کے ہاں اولاد ہونا شروع ہوتی ہے۔ تو ”دادی“ کم سے کم چار دفعہ بچے دے چکتی ہے۔ اگر وہ اپنی عمر طبعی کو جو چار برس کے قریب ہے۔ پہونچ جائے۔ تو سال میں چار جھول اور ایک جھول میں آٹھ بچوں کے حساب سے اس کے گھرانے کے جملہ افراد کی تعداد ۱۰۹۳۴۶۹۰ تک پہونچ جاتی ہے۔ اس قدر کثیر الاولاد دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر مرد، عورت اور طفل و جوان کے لئے جنگ جو ہونا ضروری ہے۔ لیکن کیا ایسا ہو رہا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے زراعت پیشہ لوگوں کو چوہوں کے باعث چھ کروڑ روپیہ سالانہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر اس نقصان عظیم کا دسواں حصہ بھی بچایا جا سکے۔ تو ہر قصبہ میں ایک ماہر خصوصی کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ممکن ہے۔ بعض متشککین کے نزدیک چوہوں کا استیصال غیر ممکن ہو۔ لیکن ارباب ”سائنس“ کے عقیدہ کے مطابق انسان کی ذہنی برتری مسلمہ ہے۔ ان کا یقین ہے۔ کہ انسان اس جنگ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس وقت تک کامل کامیابی نہ ہونے کا باعث یہ ہے۔ کہ اس مہم میں کافی انہماک یکسوئی اور توجہ سے کام نہیں لیا گیا۔

چوہا انسان کا بدترین دشمن ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ قومیں دوسری قوموں پر فوقیت لے جانے کے لئے جو تیاریاں کر رہی ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ منظم تیاریوں کی ضرورت اس دشمن انسان کے استیصال کے لئے لازمی ہے۔ ایک دو کھیتوں میں چوہے مارنا بے سود ہے۔ عوام کا تساہل اور لوگوں کے تعصبات کامیابی میں سد راہ ہیں۔ جمعیت دشمن سے مقابلہ کرنے سے پیشتر ان تعصبات کو مٹانا لازمی ہے۔

اندریں حالات ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ چوہے کے خلاف پیہم و مسلسل پراپیگنڈا کیا جائے۔ اس کی تباہی کے طریقے لوگوں کو بتائے جائیں۔ اس کے مکمل استیصال کے لئے امداد باہمی کی مجالس قائم کی جائیں۔ اور ”ہفتہ صحت“ کی طرح ”چوہے کا ہفتہ“ اور ”چوہے کا دن“ منایا جائے۔

الغرض ہمیں چوہوں کے اتلاف کے لئے سائنٹیفک طریق پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے محکمہ زراعت اور عوام میں نہایت گہرا اشتراک عمل ضروری ہے۔ محکمہ زراعت کا تو یہ کام ہے۔ کہ وہ چوہے تباہ کرنے کے آسان طریقے بتائے۔ اس کے بعد لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ خود چوہوں کو ہلاک کریں۔

موجودہ صورت حالات اس امر تنقیح میں مضمر ہے۔ کہ کیا آپ چوہے کو ہلاک کریں گے۔ یا اس کے ہاتھوں ہلاک ہونا چاہتے ہیں۔

تمام ملک، تمام قومیں چوہے کی تباہی کے لئے منظم اور مشترک کوششیں کر رہی ہیں۔ ہمیں اس معاملہ میں ان سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ چوہوں کے اتلاف کے متعلق مفصل واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے جناب انٹومولوجسٹ گورنمنٹ پنجاب لائل پور سے خط و کتابت کیجئے۔

رسالہ نیر اسلام مفت

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی کا غیر مبایعین کے متعلق لکھا ہوا رسالہ ”نیر اسلام“ جو احباب چاہیں معرفت محصول ڈاک بھیجکر حسب ذیل پتہ سے طلب فرمالیں۔ ملک برکت علی صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات

تبلیغی دورے!

(۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی علاقہ منٹگمری سے واپس آکر ضلع شیخوپورہ کی بعض جماعتوں کے دورہ کے لئے سید والا اور اس کے گردو نواح میں کام کر رہے ہیں۔ اس علاقہ کے جو احباب انہیں بلانا چاہیں۔ شیر محمد صاحب زرگر احمدی سید والا ضلع شیخوپورہ کی معرفت ان سے خط و کتابت کریں۔ لیکن سید والا سے بہت دور کے احباب انہیں نہ بلائیں۔ کیونکہ انہیں جلد واپس بلا کر ضلع سیالکوٹ کے دورہ کے لئے لگانے کا ارادہ ہے ٭

(۲) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قریباً اڑھائی ماہ سے ضلع گورداسپور کے لئے مبلغ مقرر کئے گئے ہیں۔ تحصیل بٹالہ و گورداسپور کا سرسری دورہ ختم کر چکے ہیں۔ اب تحصیل شکر گڈھ و پٹھان کوٹ کا دورہ ۱۴ر مارچ سے شروع کرنے والے ہیں۔ جو صاحب انہیں بلانا چاہیں وہ اطلاع ثانی تک چک قاضیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل شکر گڈھ کے پتہ پر معرفت سید عبد اللطیف صاحب ان سے خط و کتابت کریں۔

(۳) دوسرے مبلغ علاقہ شکر گڈھ میں گیانی سردار احمد صاحب ہیں۔ جو اچھوت اقوام میں کام کر رہے ہیں ٭

(۴) مولوی محمد حسین صاحب تحصیل پٹھان کوٹ میں مقرر ہیں۔ ضرورتمند احباب معرفت مولوی عبد الکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پٹھان کوٹ ان سے خط و کتابت کریں ٭

(۵) مولوی علی محمد صاحب اجمیری ضلع جالندھر کی جماعتوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد بوجہ علالت ۲۳ر فروری واپس آگئے ہیں۔ صحت ہونے پر ضلع ہوشیارپور کا دورہ شروع کریں گے۔ جس کا پروگرام شائع کیا جائے گا ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان،

خدمت اسلام کیلئے وقف کنندگان زندگی کی ضرورت

میں نے جنوری کے آخری عشرہ میں اخبار الفضل کی متواتر تین اشاعتوں کے ذریعہ اعلان کیا تھا۔ کہ خدمت اسلام کے لئے چھ سات وقف کنندگان زندگی کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ ہوں لیکن اس وقت تک صرف دو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ لہذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چار پانچ اور درخواستوں کی ابھی ضرورت ہے جماعت احمدیہ کے گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ مخلص نوجوان جن کو اس وقت تک باقاعدہ طور پر خدمت اسلام کے لئے موقعہ نہیں ملا۔ وہ اپنے آپکو پیش کریں۔ جن احباب نے پہلے ہی اپنے آپکو وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک ان کو کوئی خدمت نہیں لی گئی۔ وہ بھی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ مگر ایسے احباب کو صراحت سے لکھنا ہوگا۔ کہ وہ پہلے ہی وقف شدہ ہیں۔ درخواست کنندگان اپنی عمر۔ علمی قابلیت کے علاوہ یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ اس وقت کیا کام کرتے ہیں ٭

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ٭

بیرونی انجمن ہائے احمدیہ کی لائبریریوں کیلئے

ایک عمدہ موقعہ

احمدیہ انجمنوں کو یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی مقامی جماعت کے لئے ایک ایک لائبریری کھولیں جس میں سلسلہ کا لٹریچر وقتاً فوقتاً خرید کر جمع کرتے رہیں۔ ایسی انجمنوں اور دیگر ذیمقدرت احباب کے لئے یہ ایک اچھا موقعہ پیدا ہوا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب فاروق ماہ رمضان المبارک میں فاروق کے جدید خریداران کو خاص رعایت دینے کا مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہیں۔ جس کو میں تمام انجمنوں اور سکرٹریان تبلیغ کے لئے الفضل میں شائع کر کے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اخبار فاروق بھی ملے گا۔ اور ساتھ مفید کتابیں بھی۔ جیساکہ اعلان ذیل میں درج ہے۔ مفت بطور انعام حاصل ہونگی۔ جو آپ کی لائبریری میں کام آئیں گی۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جو دوست ماہ رمضان المبارک میں اخبار فاروق کی خریداری منظور کریں گے۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے سالانہ خریداری کے لئے دو روپیہ کی۔ اور ششماہی خریداری فاروق کے لئے ایک روپیہ کی کتابیں حسب پسند مفت بطور انعام دی جائینگی۔ درخواست خریداری آنے پر انعامی کتب بابت چندہ فاروق بذریعہ وی پی ارسال ہونگی۔ جن کا صرف محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ فاروق اخبار ہر ماہ میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ صرف چار روپے اور ششماہی دو روپے ہے۔ اس اخبار میں جملہ مخالفین سلسلہ خواہ وہ اندرونی مخالفین ہوں یا بیرونی۔ سب کے جواب مدلل اور زبردست دیے جاتے ہیں۔ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ انعامی کتب یہ ہیں۔

تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں ۱۸۸۵ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے تمام نایاب اشتہارات جمع کر دیے ہیں۔ قیمت صرف عمہ۔ تنقید صحیح۔ مذہب بہائی اور بابی کا لاجواب ۸ر مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ۔ غیر احمدیوں سے وفات مسیح پر تحریری مباحثہ ۸ر ہدایات زرین۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلغین کے لئے جو ہدایت نامہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ جیبی تقطیع پر خوش نما اور عمدہ کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے ۸ر۔ ثناء اللہ امرتسری کے رد میں مرقع ثنائی ۴ر۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۲ر۔ صادق کلمات بجواب ثنائی بفوات ۴ر احمد بیگ کی پیشگوئی ۳ر۔ التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا رد ۳ر رد آریہ کیفیت وید ۵ر۔ ویدک توحید کا آئینہ ۲ر۔ ایک مسلمان کا پیغام ۲ر ویدوں کے سربستہ راز ۴ر۔ تنبیہ زبان دراز ۱ر۔ دھرم پال کا کچا چٹھا ۱ر صاعقہ ذوالجلال ۳ر۔ پیغامیوں کا رد۔ النبوۃ فی الاحادیث ۴ر۔ النبوۃ فی الالہام ۲ر۔ ازہاق الباطل۔ پیغامیوں کے عقائد باطلہ کا رد ۲ر تحفہ ستریان فتنہ شیخ سیوپال کی پوری حقیقت ۵ر۔ جملہ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں :-

مینجر فاروق۔ قادیان ضلع گورداسپور

قادیان میں سکنی اراضی

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی جو محلہ دارالبرکات اور محلہ دارالفضل کے درمیان واقع ہے۔ اور اندر کی طرف بھی۔ قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کیجا سکتی ہے خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل سے خط و کتابت فرمائیں:۔

مرزا بشیر احمد قادیان

خدا کی نعمت

——— نرینہ اولاد ———

سنہ ۱۹۰۱ء میں خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے کیونکہ سنہ ۱۹۰۴ء سے میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا "میاں تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے" میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے جن نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالٰے نے نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی منگا کر استعمال کریں خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ (۶ روپے ۸ آنے)

طاقت کی بینظیر گولیاں

حب رحمانی رجسٹرڈ

یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ اور اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام تندرستی کے لئے ان کا استعمال از بس ضروری ہے۔ "حب رحمانی" کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد موتی۔ کیسر۔ جدوار۔ مشک سے تیار کی گئی ہیں۔ قوت کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف "حب رحمانی" ہی ساتھ دیگی حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوری دل نے نیم جان بنا دیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص "حب رحمانی" ہی مفید ہوگی غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر از سر نو تازگی پیدا کر دیں گی۔ ان گولیوں کے فوائد عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آسکتے صرف اس قدر بس ہے۔ کہ یہ بے نظیر و نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کے لئے آب حیات سے بڑھکر زندگی بخش ہے۔
قیمت "حب رحمانی" ایک ماہ چھ روپے (۶)

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

قادیان کے بہترین تجارتی موقع پر

چند دکانیں اور مکان قابل فروخت

ہیں۔ موقعہ پر نشان دہی اور نقشہ و حیثیت عمارت وغیرہ کے متعلق قابل دریافت امور کے لئے شیخ فتح محمد صاحب مینجر احمدیہ سٹور قادیان سے۔ اور قیمت وغیرہ کا تصفیہ مینجر صاحب یا میرے ساتھ کیا جائے۔

——— ناظر تجارت قادیان ———

ایک دفعہ ضرور پڑھیں

(۱) اگر آپ بیکار ہیں یا ملازمت پیشہ ہیں۔ روزی کمانے کی یا آمد بڑھانے کی فکر ہر وقت آپ کو پریشان کر رہی ہے تو ہم آپ ہر دو قسم کے دوستوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ فوراً خط لکھ کر ایک مالا مال اور خوشحال کر دینے والا نسخہ ہم سے طلب فرمائیں۔ جس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ روزانہ صرف ایک روپیہ خرچ کر کے نہایت عمدہ۔ کم خرچ اور جھاگ دینے والا نو سیر پختہ کپڑے دھونے کا صابن جو صرف ایک گھنٹہ میں تیار ہو سکتا ہے۔ بنا لیا کریں۔ ایک روپیہ کا صابن تیار کرنے پر دو روپیہ نفع ہوتا ہے۔ پس اگر آپ ہر روز صرف ایک روپیہ کا ہی فروخت کر سکیں۔ یا اپنے کسی ایجنٹ سے کرا سکیں۔ تو آپ کو دو روپیہ روزانہ بچت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ یعنی ساٹھ روپے ماہوار۔ ایک روپیہ سے زیادہ جس قدر بھی آپ تیار کریں گے۔ اسی قدر زیادہ منافع ہوگا پس بے کار دوست اس تجارت کے ذریعے سے اپنی بے کاری دور کریں۔ اور ملازمت پیشہ دوست اس پر عمل کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کریں۔ اس کے علاوہ ملازمت پیشہ دوست اگر گھر کے کام کے لئے ایسا مفید صابن تیار کر کے فائدہ اٹھایا کریں تو بازار کے گراں صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائیگی اور اخراجات میں کمی ہو جائیگی۔ یہ نسخہ بارہ برس کا بچہ بھی ایک گھنٹہ میں آسانی سے تیار کر سکتا ہے۔ اس نسخہ کی فیس فی الحال صرف دو روپے ہے۔ اور وی۔ پی کے ذریعہ سے یہ نسخہ بھیجا جائے گا یہ رعایت صرف ایک ماہ کے لئے ہے ؛

(۲) جو لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ ہم ان کو سچے دل سے مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک ماہر اور پچاس سالہ تجربہ کار طبیب کا آزمودہ و تجربہ شدہ شربت حمل کم از کم ایک دفعہ ضرور ہی گھر میں استعمال کرائیں۔ یہ لذیذ شربت طب یونانی کا ایک مشہور و معروف مرکب اولاد سے محروم گودیوں کو ہرا بھرا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر حمل قرار پا کر ضائع ہو جاتا ہو۔ یا بچے پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں ہی ماں باپ کو داغ جدائی دے جاتے ہوں اور ان کے کلیجوں میں ناسور ڈال جاتے ہوں۔ تو اس شربت کا استعمال آبحیات کا سا اثر دکھاتا ہے۔ اس کے استعمال سے اولاد نرینہ کی خواہش بھی پوری ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گھر میں بانجھ پن کا عارضہ ہے۔ یا مرض اٹھرا کی بیماری ہے۔ یا آپ کے گھر لڑکیاں ہی لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کی خواہش ہے۔ تو آپ اس کے استعمال سے انشاء اللہ تندرست۔ مضبوط اور طویل العمر اولاد نرینہ حاصل کر سکیں گے۔ اس کی خوبی در اصل اس کے استعمال ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت شربت حمل [illegible] (پانچ)

ناظم اتحاد فارمیسی قادیان ضلع گورداسپور

غور سے پڑھیئے

آپ کے فائدہ کی بات ہے!

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور۔ چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرہ سے کام سے دم چڑھ جانا۔ کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہا کم۔ قبض وغیرہ کی شکایت ان کے لئے عرق نور اکسیر ہے۔ اور امراض تپ کے لئے تریاق موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفی خون اعلٰے درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے۔ ویسا ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ بھیجا جاتا ہے۔

قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عہ)

بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے عرق نور مجرب المجرب ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ ایسا کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد عرق نور کو مبلغ اسّی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کر دیں گے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ بھیجدیں۔ تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کر دیں گے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا ہوگا۔

نقد قیمت ۸۰ خوراک دوائی بمعہ شافہ قیمت للعہ

درد شقیقہ ۔ ایک منٹ میں آرام۔ قیمت (عہ) شیشی ایک اونس

درد گردہ ۔ پندرہ منٹ میں آرام۔ قیمت ایک تولہ دو روپیہ (عار) خوراک ایک ماشہ

درد عصابہ یا بیل ۔ دو منٹ میں آرام قیمت دو روپیہ (عار) شیشی ۲۔ اونس بمعہ چھ عدد گولیاں

بواسیر خونی ۔ ہر سہ قسم قیمت (دو دوائی خوردنی اور لگانے کی) [illegible] سے [illegible] تک مطابق مرض

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

بہترین مشین سیویاں (نو ایجاد)

نکل پلیٹڈ۔ خوبصورت۔ پائیدار۔ کم قیمت اور با افراط کام دینے والی

اس سے بہتر مشین سیویاں دنیا بھر میں نہ ملیگی

مختصر پرزے تھوڑا وزن

چھوٹا بچہ بھی بخوبی چلا سکتا ہے

موٹی و باریک دو چھلنیاں ہر مشین کے ہمراہ

قیمت سائز کلاں ۲ انچ قطر ۸ سائز خورد ۱½ انچ قطر ۵

محصول ڈاک علاوہ

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ (پنجاب)

خوشخبری بواسیر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میں یہ خوشخبری ان احباب کو دیتا ہوں۔ جو دیر سے مرض بواسیر میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر اور حکیمیں کے ہاتھوں سے لا علاج اور صحت سے نا امید ہو چکے ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر قسم کی بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کر سکتا ہوں سو جو احباب علاج کرانا چاہیں۔ جلد میرے پتہ پر جوابی کارڈ تحریر کر کے پوری تحقیقات کریں

نوٹ :۔ فیس و دوائی کی قیمت بعد از صحت لی جائیگی۔

المشتہر

حکیم لقا محمد احمدی موضع ببر سیال ڈاکخانہ اہوں ضلع جالندھر

پشاور اور بخارا کے مشہور خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی و پشاوری لنگیاں و ہر ایک رنگ و ڈیزائن کے بخاری قرا قری ہر ایک قسم کے مشہدی و بخاری اسد مالی۔ ہر ایک قسم کے زر دوزی و سلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ۔ مال بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس بھیجا جائیگی

المشتہر اول

میاں محمد۔ غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

ہندوستان کی خبریں

اوٹاکمنڈ - ۱۸ - فروری - جنوبی ہند کے اضلاع کوئمبٹور - سلیم - تنجور اور ترناولی میں ایک ایسی مہلک وبا پھیل رہی ہے - جس سے گذشتہ چند دنوں کے اندر کئی لاکھ مرغیاں دیکھتے دیکھتے مرگئیں -

دہلی پنجشنبہ - پولیس نے تقریباً ۳۰ ارکان مہابیر دل اور وشنو کے پجاریوں کو مذہبی مخالفات اور نقض امن کے اندیشہ کی بنا پر گرفتار کرلیا ہے -

دہلی - ۲۴ - فروری - ایک جدید کمپنی کی رجسٹری کی گئی ہے - جس کا سرمایہ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے - یہ کمپنی ہندوستان میں فورڈ کار کے بیوپاریوں سے اشتراک عمل کرتے ہوئے قسطوں پر موٹروں کی فروخت میں مدد دیگی -

دہلی - ۲۳ - فروری - اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کریرنے کہا - کہ اس مقام کا پتہ لگانے کی ہر قسم کی کوشش کی گئی ہے - جہاں سے عبدالرشید نے وہ ریوالور حاصل کیا - جس سے اس نے سوامی شردھانند کو قتل کیا - لیکن ناکامی ہوئی -

جدید دہلی - ۲۵ - فروری - سیٹھ گووندداس نے کونسل آف اسٹیٹ میں یہ ریزولیشن پیش کیا تھا - کہ انڈین آرمی کو گائے کا گوشت بہم پہنچانے کے لئے دودھ دینے والی یا دو گیا ڈ کو ذبح کرنے کی ممانعت کر دی جائے - ہزایکسی لنسی کمانڈر انچیف نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کیا - کہ گائے کا گوشت گورہ فوج کے لئے نہایت ضروری خوراک کی شے ہے - آخر کار ۹ کے مقابلہ میں ۲۲ رائے کی کثرت سے ریزولیوشن نامنظور ہوگیا *

پشاور ۲۷ - فروری - جنرل نادر خاں کی حالت میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے - چنانچہ آپ بستر علالت سے اٹھ کر باہر تشریف لائے - اور مشتاق ملاقاتیوں سے ملاقی ہوئے - جو ان کے دیکھنے کے لئے جوق در جوق آرہے ہیں - ان لوگوں کے سوال کے جواب میں آپ نے ان الفاظ کا اعادہ فرمایا - جو قبل ازیں ظاہر فرما چکے ہیں - آپ سردست قندھار نہیں جائیں گے *

بمبئی ۲۶ - جنوری - مسٹر کے ایم منشی نے آج بمبئی کونسل میں فسادات بمبئی کی تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدار مجلس تحقیقات کے لئے مطالبہ تحریک التوا پر تقریر کی - جو طویل مباحثہ کے بعد ۵۱/۳۱ آرار کی کثرت سے منظور ہوگئی *

پشاور ۲۷ - فروری - اخبار " زمیندار " کے مولانا ظفر علی خاں نے جو جنرل نادر خاں کے ہمراہ پشاور آئے تھے - ایک عام جلسے میں تقریر کی - اور وفد خلافت کے ہمراہ جنرل نادر خاں کی خدمت میں گئے - کل شام کو ۹ بجے حکومت صوبہ سرحد کا ایک حکم ان کے نام موصول ہوا - کہ آپ کا اس صوبہ میں ٹھہرنا امن عامہ کے لئے خطرناک ہے - اس لئے اس صوبہ سے خیرآباد کے راستہ فوراً نکل جائیں *

کلکتہ ۲۷ - فروری - بنگال کونسل کے اجلاس میں بچوں کے تحفظ کا مسودہ قانون منظور ہوگیا *

کوئٹہ ۲۷ - فروری - سردار غلام صادق خاں جو ہرات گئے تھے - واپس قندھار آگئے ہیں - اور اپنے ہمراہ ۸ - بڑے ہوائی جہاز بھی لائے ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ ان میں سے چھ جہاز تو امان اللہ خان کے اپنے ہیں - اور باقی ماندہ بارہ جہاز اب خرید لئے گئے ہیں *

جدید دہلی - نئے سال کے اعزازات وخطابات کی وہ فہرست جو نوروز کے دن بادشاہ سلامت کی علالت کے باعث روک لی گئی تھی - شائع ہوگئی ہے - والیئے بہاولپور کو کے - سی - ایس - آئی - آنریبل مسٹر فضل حسین کو کے - سی - آئی - ای اور آنریبل سردار جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب کو نائٹ ہڈ کے خطابات دئے گئے ہیں *

دہلی - ۲۵ - فروری - پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جلال آباد کے گردونواح میں قبائل کی جنگ جاری ہے - مستقبل میں اس خانہ جنگی کے ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں *

پشاور ۲۸ - فروری - سردار علی احمد جان آج صبح گیارہ بجے شبقدر سے یہاں معہ اپنے دونوں لڑکوں اور بارہ ہمراہیوں کے وارد ہوئے - اور ڈینز ہوٹل میں قیام کیا - وہ امان اللہ خان کے پاس قندھار جانے کا ارادہ کر رہے ہیں - ملاقات کے دوران میں سردار موصوف نے کہا - کہ میں شاہ غازی امان اللہ خان کے لئے اپنے خون کا ہر ایک قطرہ گرانے کے لئے تیار ہوں *

پشاور ۲۶ - فروری - جب جنرل نادر خان کے روبرو آزاد قبائل کا جرگہ پیش ہوا تھا - تو احاطہ جرگہ میں باشندگان پشاور کا اجتماع کثیر جمع ہوگیا - ملاقات کے خاتمہ پر افغان ٹریڈ ایجنٹ نے اعلان کیا - کہ امان اللہ خاں کی طرف سے جنرل موصوف کے نام ہدایات موصول ہوگئی ہیں - اور انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے - کہ ان ہدایات کی تعمیل کی جائے گی - چنانچہ جنرل موصوف معہ اپنے بھائیوں کے عنقریب قندھار کو روانہ ہو جائیں گے *

منٹگمری ۲۵ - فروری - ہفتہ کے روز دس قیدی منٹگمری جیل کی کال کوٹھڑی سے ۷۵ - فٹ لمبی سرنگ لگا کر بھاگ گئے - وہ ۱۳۰ گھنٹوں تک آزاد رہے - لیکن آخر ان کو منصور کی طرف ۲۵ میل دور گرفتار کرلیا گیا *

جدید دہلی - ۲۶ - فروری - حکومت ہند نے یہ امر طے کر دیا ہے - کہ سررشتہ ڈاکٹری کے ان فوجی اسسٹنٹ سرجنوں کی محدود تعداد کو فوجی ڈیوٹی پر کرر ملازم رکھ لیا جائے - جنہوں نے ۱۹۲۴ء کے فوجی احکام کے علاوہ کسی اور دیگر وجوہ پر استعفیٰ داخل کیا تھا - اور جن کی عمر ہنوز ۴۰ سال سے کم ہے *

بمبئی ۲۶ - فروری - ناگدیوی بازار میں قتل اور بلوہ کے الزام میں ۱۰ - فروری کو پچاس مسلمان گرفتار کئے گئے تھے - چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ان کے خلاف کافی شہادت موجود نہ ہونے پر سب کو رہا کر دیا *

نئی دہلی ۲۶ - فروری - موصول شدہ اطلاعیں اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں - کہ وسط جنوری سے صورت حالات امان اللہ خاں کے حق میں ہو رہی ہے - اس سمت کے لوگوں کے دلوں میں آپ کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں - ۲۳ - فروری کو آپ ہرات جانے کا سامان مکمل کر چکے تھے - مگر عوام نے انہیں اس ارادے کی تنسیخ پر مجبور کرلیا - اور انہیں یقین دلایا کہ ہم آپ کی پوری پوری امداد کریں گے *

لاہور ۲۶ - فروری - آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں سردار اجل سنگھ نے کونسل کی توسیع میعاد کے متعلق قرارداد پیش کی آنریبل مسٹر فضل حسین نے اعلان کیا - کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے - سرکاری ارکان اس مسئلہ پر اظہار رائے نہیں کریں گے - حکومت خوشی کے ساتھ اس کونسل کے فیصلہ کو حکومت ہند کے پاس بھیجدے گی - قرارداد نمایاں اکثریت کے ساتھ منظور ہوگئی - اور سرکاری ارکان غیر جانبدار رہے *

ممالک غیر کی خبریں

پیکن ۲۱ - فروری - امداد قحط زدگان کی بین الاقوامی کمیشن کے نمائندہ نے چین میں قحط کی رفتار کے متعلق لکھا ہے - کہ میں نے ایسے گاؤں دیکھے ہیں - جہاں " غلہ کا ایک دانہ بھی نہیں - اور لوگ سوکھی گھاس کھا کر گذارہ کر رہے ہیں - لوگ بھوک سے اس قدر تنگ آرہے ہیں - کہ سینکڑوں گھرانے فاقہ کی تکلیف سے بچنے کے لئے خودکشی کر رہے ہیں - قلت خوراک کا اندازہ اس حقیقت سے ہوسکتا ہے - کہ ایک وقت کی معمولی خوراک کے بدلہ میں ایک قطعہ زمین مل سکتا ہے - گوشت کے لئے تمام جانوروں کو ذبح کیا جاچکا ہے - اور اب کوئی جانور نظر نہیں آتا *

بوڈاپسٹ - ۲۳ - فروری - یہاں پھر سخت سردی پڑنے لگی ہے - آج یہاں ۴۵ درجہ کہر پڑی - دریائے ڈینیوب منجمد ہوگیا ہے - دریا پر بیل گاڑیاں چل رہی ہیں - میووں کے پھول اور پچاس فیصدی شہد کی مکھیاں تباہ ہوگئی ہیں *

اخبار " آبزرور " لنڈن رقمطراز ہے - کہ سویٹ اخبارات موجودہ حکمران کابل کی مخالفت اور امان اللہ خاں سے ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں -

لنڈن ۲۶ - فروری - سائنور مسولینی نے حکم دیا ہے - کہ کیلا اطالیہ یا اس کے نوآبادیات میں پیدا نہیں ہوتا - اس لئے فیسسٹ کو اسے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے - اس ممنوع میوہ کے متعلق سرحدات پر شدید نگرانی کی جاتی ہے *

لنڈن ۲۶ - فروری - سر بر کیلے نے انجمن مصنفین کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ جرمنی نے جنگ عظیم کے دوران میں انگریزی فوج پر جو بم پھینکے تھے - ان میں طاعون کے جراثیم داخل کئے گئے تھے - ہم نے ان جراثیم کے اثرات کو دور کرنے کے لئے چوہوں کی ہلاکت ضروری سمجھی - اور اس سلئے یہ خیال چھوڑ دیا *

خیر الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا *